Darul ifta Darul uloom

sawal baray etkaf

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں
کہ جو آدمی اعتکاف میں ہو تو کیا غسل واجب کے علاوہ وہ غسل کرنے کے لیے نکل سکتا ہے کہ نہیں مفتی عبدالروف صاحب کی ایک کتاب میں پڑھ رہا تھا کہ اگر پیشاب کی حاجت ہو اور واپسی پر بجاے وضو کے غسل کر لے تو اسکی گنجائش ہے۔ لیکن مفتی تقی عثمانی صاحب کے ایک درس بخاری میں سن رہا تھا انہوں نے اس پر عدم اطمنان کا اظہار کیا تھا آپ لوگوں سے رہنمائی کی درخواست ہے اور برائے کرم جواب اعتکاف کے دنوں سے پہلے ارسال فرمائے گا

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۲۳/۵۵۱
مورخہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

معتکف کیلئے محض صفائی یا ٹھنڈک حاصل کرنے کی غرض سے غسل کیلئے مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں اور اسی طرح قضائے حاجت کے بعد غسل کیلئے ٹھہرنا بھی درست نہیں ہے، اور اگر دورانِ اعتکاف ٹھنڈک یا صفائی کیلئے نہانا ہو تو اس کی ایسی صورت اختیار کی جاسکتی ہے کہ جس سے پانی مسجد میں نہ گرے مثلاً مسجد کے کنارے میں کسی ٹب میں بیٹھ کر نہالیں، یا مسجد کے کنارے پر اس طرح غسل کرنا ممکن ہو کہ پانی مسجد سے باہر گرے تو ایسا بھی کرسکتے ہیں ۔ جہاں تک غسل جمعہ کا تعلق ہے تو چونکہ فقہاءِ کرام نے معتکف کیلئے قضائے حاجت کی غرض سے نکلنے کے بعد راستہ میں مریض کی عیادت اور نمازِ جنازہ کی اجازت دی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ جب معتکف قضائے حاجت کو نکلے اور راستہ میں جلدی سے ضمناً کوئی عبادت ادا کرلے تو اس کی گنجائش ہے، اسی بنیاد پر حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانیؒ نے امداد الاحکام میں تبعاً جلدی سے غسل جمعہ کرلینے کا جواز بیان فرمایا ہے اس لئے اگر اِن فتاویٰ پر عمل کرلیا جائے تو گنجائش معلوم ہوتی ہے، البتہ احتیاط بہتر ہے، بہتر صورت وہی ہے جو اوپر ذکر کی گئی ہے۔ (کذا فی، امداد الاحکام ج۲/ص۱۴۲، فتاویٰ محمودیہ ج۱۰/ص۲۴۳، فتاویٰ حضرت مفتی شفیعؒ ج۱/ص۲۲، احکام اعتکاف)

مصنف ابن أبي شيبة – ترقيم عوامة – (3 / 87)

عن علي ، قال : إذا اعتكف الرجل فليشهد الجمعة ، وليعد المريض ، وليحضر الجنازة ، وليأت أهله ، وليأمرهم بالحاجة وهو قائم.

بدائع الصنائع – (2 / 114)

ولا يخرج لعيادة مريض ولا لصلاة جنازة لأنه لا ضرورة إلى الخروج لأن عيادة المريض ليست من الفرائض بل من الفضائل وصلاة الجنازة ليست بفرض عين بل فرض كفاية تسقط عنه بقيام الباقين بها فلا يجوز إبطال الاعتكاف لأجلها وما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم من الرخصة في عيادة المريض وصلاة الجنازة فقد قال أبو يوسف ذلك محمول عندنا على الاعتكاف الذي يتطوع به من غير إيجاب فله أن يخرج متى شاء ويجوز أن تحمل

"جاری ہے..."

الرخصة على ما إذا كان خرج المعتكف لوجه مباح كحاجة الإنسان أو للجمعة ثم عاد مريضا أو صلى على جنازة من غير أن كان خروجه لذلك قصدا وذلك جائز

البحر الرائق – (2 / 325)

وأشار إلى أنه لو خرج لحاجة الإنسان ثم ذهب لعيادة المريض أو لصلاة الجنازة من غير أن يكون لذلك قصد فإنه جائز بخلاف ما إذا خرج لحاجة الإنسان ومكث بعد فراغه أنه ينتقض.

واللہ اعلم بالصواب

فضل سبحانی

بندہ فضل سبحانی عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۳ رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ

۲۳ جولائی ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح

محمد عبد المنان عفی عنہ

۱۳-۹-۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح

اصغر علی ربانی

۱۳ رمضان المبارک

۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح

۱۳-۹-۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح

محمد عبد اللہ عفی عنہ

۱۳-۹-۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح

۱۳/۹/۱۴۳۴ھ

دار الافتاء

فتوی نمبر ۲۳/۱۵۵۱

۱۴۳۴/۹/۱۳

۲۰۱۳/۷/۲۳